01

انبیاءؑ کی تعداد
اور اُن کے اُوصیاء

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد اوّل

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراھیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اوران کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیم کو اسحق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے ﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

انبیاؑء کی تعداد اور اُن کے اوصیاء

انبیاؑءمرسلین کی بعثت کے مطالق آئمہ معصومین سے بہت سی روایت ملتی ہیں جو کہ پیغمبروں کی بعثت کی دلیل کے لیے کافی ہے، مثلاّ جب ہم نے یہ مان لیا کہ ہمارا ایک خالق ہے جو کہ ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند تر ہے، وہ منزّہ ہے کہ اس کی مخلوق اسے دیکھ سکے یا مس کر سکے یا وہ ہر ایک سے گفتگو کرے، پھر ہم نے یہ سمجھ لیا کہ وہ صانع حکیم ہے، اس سے وہی امور صادر ہوتے ہیں جو بندوں کے حق میں بہتر ہوں اور وہ اپنے بندوں کو ھدایت کے بغیر نہیں رکھتا تو یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے راہنماؤں کا بندوست بھی ہونا چاہیے جو اس کے احکام کو بندوں تک پہنچائیں اور تمام امور کی جانب ان کی راہنمائی کریں جن سے ان بندوں کی بقا ہو اور ان راہنماؤں کی راہنمائی کو ترک کرنا بندوں کی فنا کا باعث بنے۔ بس یہی راہنما جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے عام بندوں کی طرف آئے وہ حکیم ودانا اور بر گزیدہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان بر گزیدہ پیغمبروں کو علم و حکمت سے آراستہ کرکے مبعوث فرمایا ہے، جو عام لوگوں کے ساتھ ان کے احوال وصفات میں شریک نہیں ہوتے اگرچہ خلقت و ترکیب میں عام لوگوں کے مثل ومانند ہوتے ہیں، لیکن خدائے حکیم و علیم کی جانب سے علم و حکمت ودلائل و براہین وشواہد و معجزات کے ساتھ اس دنیا میں آتے ہیں تاکہ یہ چیزیں ان کے دعوے کی صداقت پر دلیل ہوں، مثلاّ مردہ کو زندہ کرنا، اندھے کو بینائی دینا، مریض کو شفا بخشنا وغیرہ، ان سب معجزات سے ایک عام انسان عاجز ہوتا ہے۔ بس اس طرح کے راہنما ہر زمانے میں

ترجمہ، اور ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس نشانیاں لے کر آئے سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے اُن سے بدلہ لے کر چھوڑا اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی ﴿۴۷﴾ سورۃ الروم

موجود تھے اور زمین کبھی حجّت خدا سے خالی نہیں رہی اور اللہ نے لوگوں پر پیغمبروں کا پہچاننا، ان کی حقیقّت کا اقرار کرنا اور ان کی اطاعت کو بندوں پر واجب قرار دیا ہے۔ اس طرح اللہ پر کوئی حجت باقی نہیں رہتی اور قیامت کے روز کوئی یہ نہ کہہ سکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنے ثواب کی خوشخبری دینے اور عذاب سے ڈرانے کے لئے کوئی راہنما نہیں بھیجا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خازنان جہنّم سے سوال کرے گا کہ آیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر اس عذاب سے ڈرانے والا نہیں بھیجا گیا تھا، کفار جواب دیں گے کہ ہاں آیا تھا مگر ہم نے اس کی تکذیب کی اور کہا کہ خدا نے کسی کو نہیں بھیجا ہے اور تم لوگ تو خود سخت گمراہی میں ہو۔

دوسری وجہ بعثت انبیاءؑ کی یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا نور، ذات اور تقدس صفات، اس کی اپنی مخلوق سے پوشیدہ تھیں، اس لیے خوشخبری دینے اور عذاب سے ڈرانے والے پیغمبروں کو بھیجا، تاکہ کفر میں ہلاک ہونے والے کے لیے حجّت تمام ہو جائے اور نجات پانے والے علم و ایمان اور برہان کے ساتھ نجات پا کر حیات ابدی حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کو پالنے والا سمجھ کر اس کی تمام صفات پر یقین رکھتے ہوئے اس کی وحدانیت کا اقرار کریں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر ان انبیاءؑ کو بنا کر اس دنیا میں بھیجا، تاکہ لوگ ان انبیاءؑ کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کی صفات پر یقین کریں، مثلاً اگر اللہ کا ایک نمائندہ کسی مرے ہوئے انسان کو زندگی دے سکتا ہے یا کسی مریض کو شفاء دے سکتا ہے، تو اس نمائندہ کا جو خالق ہے، اس کے لیے یہ کام کیا مشکل ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام خلقت سے بلند ہے اور اس کی تمام مخلوق عاجز ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو آنکھ سے دیکھ سکے یا اپنے خالق، ذات مقدس اور اس کی صفات کی حقیقت کا اندازہ کر سکے تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ کوئی واسطہ پیغمبر کی شکل میں ہو جو کہ خدا اور اس کی مخلوق کے

ترجمہ، اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو ﴿۲۵﴾ سورۃ الأنبیاء

درمیان واسطہ بنے، اور وہ پیغمبر تمام تر گناہ وخطا سے بری بھی ہو اور معصوم بھی ہو، تاکہ اپنے خالق کے امر و نہی اور اس کے آداب کو اس کی مخلوق تک پہنچائے اور تمام امور کی تعلیم دیتے ہوئے چند امور پر ان کو قائم بھی رکھ سکے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کی اطاعت کو اپنی مخلوق پر لازم قرار دیا۔ بس اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے انبیاؑ ء کو مبعوث فرماتا رہا، یہاں تک کہ اس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو خلق فرمایا، جن میں سے تین سو تیرہ مرسل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کی حقیّت کا اقرار اور ان کی اطاعت تمام انسانوں پر واجب قرار دی۔ ان پیغمبروں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاءؑ پر افضیلت دیکر تمام انبیاءؑ پر یہ بھی لازم کیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان لاتے ہوئے اپنی اپنی قوموں کو بھی ان کی نبوت کا اقرار کروائیں۔ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والے تمام احکامات اور ان پر نازل ہونے والی کتاب کو بھی تمام انبیاؑؤں کی کتابوں پر افضیلت دی، صرف یہی نہیں بلکہ آپ کی اُمت کو بھی دوسرے انبیاؑؤں کی اُمتوں پر بلندی دی۔ اسی طرح ہر انبیاءؑ کے اوصیاء بھی تھے اور ان کی تعداد بھی اسی قدر تھی۔ ان تمام اوصیاء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء حضرت علیؑ کو افضیلت ملی۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک کو اس کا مقام دیتا ہے اور اللہ کو ہی یہ معلوم ہے کہ کس کو کتنی افضیلت دینی ہے۔ اس کا کوئی کام بھی عبث و بے فائدہ نہیں ہوتا اور جس حکیم نے ہر چیز کو کثیر منفعتوں اور بے شمار حکمتوں کے ساتھ خلقت میں ظاہر و آشکار کیا ہے، پاک ہے وہ ذات جس سے کوئی فعل بھی عبث و بے

ترجمہ، (پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو خدا نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کردے۔ اور اس میں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی باوجود یہ کہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آچکے تھے (اور یہ اختلاف انہوں نے صرف) آپس کی ضد سے (کیا) تو جس امر حق میں وہ اختلاف کرتے تھے خدا نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھادی۔ اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھادیتا ہے ﴿۲۱۳﴾ سورۃ البقرۃ

فائدہ صادر نہیں ہوتا اور وہ عادل بھی ہے، وہ ہر گز اپنی طرف سے کسی کو کفر کی جانب نہیں بلاتا، اس نے پیغمبروں کو اس لیے بھی بھیجا کہ لوگوں کو ایمان کی دعوت دیں، اور اگر کسی کا کفر ثابت ہو بھی جائے تو وہ ان سادہ لوح انسان کو اپنے بھیجے ہوئے پیغمبروں کے ذریعے رہبری فرماتا ہے اور ان کو حق کی جانب بلاتا ہے، لیکن صرف اُن لوگوں کو ہی ہدایت کی توفیق دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی امید رکھتے ہیں، مگر وہ لوگ کبھی بھی ہدایت نہیں پاتے جو کفر پر قائم رہتے ہوئے ظلم کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی امید بھی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ظلم اور ظالم کا کبھی بھی مددگار نہیں ہوتا اور ظالم کو اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ پیغمبروں پر ظلم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

ان انبیاؑؤں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور اس طرح ان کے اوصیاء کی تعداد تھی۔ ان انبیاؑؤں میں پانچ پیغمبر اولوالعزم اور تین سو تیرہ مرسل تھے۔ چار پیغمبر سریانی تھے، جن کے نام حضرت آدمؑ، حضرت شیثؑ، حضرت نوحؑ، اور حضرت اخنوعؑ (ان کو ادریسؑ بھی کہتے ہیں اور انہوں نے ہی سب سے پہلے قلم سے لکھا) تھے۔ چار پیغمبر عرب تھے، جن کے نام حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت شعیبؑ اور حضرت محمد ﷺ ہیں۔ عربی اہل بہشت کی بھی زبان ہے۔ اس کے علاوہ چھ سو پیغمبر بنی اسرائیل کی قوم سے تھے (ایک اور روایت کے مطابق ان کی تعداد چار ہزار تھی)، جن میں حضرت موسیٰؑ پہلے اور حضرت عیسیٰؑ آخری تھے۔ حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت محمد ﷺ عربی بولا

ترجمہ، (مسلمانو) کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری، اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں، ان پر، اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں، ان پر (سب پر ایمان لائے) ہم ان پیغمروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں ﴿١٣٦﴾ سورة البقرة

کرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے تمام کتابیں اور وحی لغت عرب میں بھیجی مگر وہ پیغمبروں تک ان کی قوم کی زبان میں پہنچتی تھی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ عربی زبان میں ہی آئی۔ ان انبیاؑوں میں کچھ انبیاءؑ ختنہ شدہ بھی پیدا ہوئے، جن میں آدمؑ، شعیبؑ، ادریسؑ، نوحؑ، سامؑ بن نوحؑ، ابراہیمؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، لوطؑ، اسمٰعیلؑ، موسیٰؑ، عیسٰےؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ کچھ انبیاءؑ دو ناموں سے بھی جانے جاتے ہیں جن میں یوشعؑ بن نون ہیں جن کو ذوالکفلؑ، یعقوبؑ جن کو اسرائیلؑ، خضرؑ جن کو الیاسؑ، یونسؑ جنکو ذوالنونؑ بھی کہتے ہیں، اسی طرح عیسٰےؑ کو مسیحؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احمد بھی کہتے ہیں۔ پیغمبروں میں سے چار پیغمبر بیک وقت مبعوث ہوئے تھے جن میں ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ اور لوطؑ تھے اور ان میں ابراہیمؑ و اسحٰقؑ بیت المقدس و شام کی طرف مبعوت ہوئے اور یعقوبؑ کو مصر کی جانب اور لوطؑ کو چار شہروں کی جانب مبعوث کیا اور یہ شہر سدوم، حامور، صنعا اور اروما تھے۔ تین پیغمبر بادشاہ ہوئے جن کے نام داؤدؑ، سلیمانؑ اور یوسفؑ ہیں۔ چار بادشاہ تمام دنیا کے بادشاہ ہوئے، دو مومن یعنی ذوالقرنینؑ و سلیمانؑ اور دو کافر تھے جن میں نمرود بن کوش بن کنعان اور بخت نصّر ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ کی کچھ مخلوق ایسی بھی ہیں جو بغیر ماں کے رحم کے پیدا ہوئیں جیسے آدمؑ و حواؑ، گوسفندان ابراہیمؑ، عصائے موسیٰؑ کا سانپ، (اونٹنی) ناقہ صالحؑ، وہ دونوں کوّے جن کو اللہ نے قابیل کی تعلیم کے لیے بھیجا کہ کس طرح حضرت ہابیلؑ کو دفن کرے، وہ چمگادڑ جسے عیسٰےؑ نے بنایا اور زندہ کیا اور بحکم خدا اڑ گئی، وہ سانپ جس نے کہ شیطان کو حضرت آدمؑ کو ضرر پہنچانے کے لیے جنّت میں داخل کیا، اور شیطان لعنۃ اللہ علیہ جو کہ بغیر ماں و باپ کے وجود میں آیا۔

کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ خدا اس سے گفتگو کرے مگر خدا وحی کے عنوان

ترجمہ، اور کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ خدا کے حکم سے جو خدا چاہے القا کرے۔ بے شک وہ عالی رتبہ (اور) حکمت والا ہے ﴿۵۱﴾ سورۃ الشوریٰ

سے، پس پردہ یا کوئی رسول بھیجتا ہے، خدا کے حکم سے جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ وحی کرتا ہے۔ بتحقیق کہ ہر رسول، آسمانی رسولوں میں سے ہوتا ہے، یعنی ملائکہ جن پر خدا کی وحی ہوتی ہے اور وہ رسولان زمین کو وہ وحی پہنچاتے ہیں۔اور کبھی رسولان زمین و حق تعالیٰ کے درمیان بلاواسط گفتگو ہوتی ہے، جیسے خدا نے موسیٰؑ سے پس پردہ گفتگو کی،اسی طرح آدمؑ اور حوّاؑ کو بھی ندادی کہ آدمؑ تم مع اپنی زوجہ کے جنّت میں رہو۔ کبھی کبھی حق باری تعالیٰ اپنی بندے کے دل پر الہام یا خواب کے ذریعے اپنے پیغام کو پہنچاتا ہے۔

ایک دفعہ رسول خداﷺ نے حضرت جبریلؑ سے پوُچھا کہ وحی کہاں سے حاصل کرتے ہو،انہوں نے جواب دیا کہ اسرافیلؑ سے، پھر پوُچھا کہ اسرافیلؑ کہاں سے لیتے ہیں تو جواب دیا کہ ایک ملک روحانی سے جواُن سے بالاتر ہے، پھر معلوم کیا کہ اُس کو کہاں سے ملتی ہے، عرض کی خدا اس کے دل میں القا فرماتا ہے۔بس اللہ تعالیٰ اپنی وحی کو کئی طریقے سے اپنے بندے تک پہنچاتا ہے، بعض دفعہ پیغمبروں سے گفتگو کرتا ہے اور کبھی اُنکے دل میں ڈال دیتا ہے،اور بعض پیغمبروں کو خدا خواب میں دکھاتا ہے۔بس یہ وحی یا کلام خدا کو جو مختلف طریقے سے خدا اپنے بندوں تک بھیجتا ہے،اس کو ہی لوگ پڑھتے ہیں اور تلاوت کرتے ہیں۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت اسرافیلؑ کی تعریف کچھ اس طرح کی کہ وہ حاجب پروردگار ہیں اور خدا کی بارگاہ میں سب سے مقرب ہیں۔ جب خداوند عالم بذریعہ وحی تکلم فرماتا ہے تو لوح پر نقش ہو جاتا ہے، لوح جو سُرخ یاقوت کا ہے۔ حضرت اسرافیلؑ لوح پر نظر کرتے ہیں جو کچھ اس جگہ پڑھتے ہیں ہم سے بیان کردیتے ہیں، پھر ہم اس کو آسمان و زمین تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت اسرافیلؑ باقی تمام خدا کی مخلوق میں خدا کے زیادہ نزدیک ہیں۔ان کے اور خدا کے درمیان نور کے توّے حجابات ہیں، جو

ترجمہ،وہی فرشتوں کو وحی کے ساتھ (جو جملہ تعلیماتِ دین کی روح اور جان ہے) اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ (لوگوں کو) ڈر سناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری پرہیزگاری اختیار کرو (۲)

آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں جن کا وصف بیان سے باہر ہے اور میں (جبرئیلؑ) اسرافیلؑ کے نزدیک خلق میں سب سے زیادہ مقرب ہوں، میرے اور اُن کے درمیان ہزار سال کی راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رسُول بناتا ہے تو اُن کے دلوں سے پردوں کو اُٹھا دیتا ہے اور ان کو سکینہ و وقار عطا فرماتا ہے، یعنی ان کو صاحب یقین خلق کرتا ہے اور ان کو ہر طرح کے شک سے بھی پاک رکھتا ہے۔ اسی لیے ان انبیاؑؑوں کو یہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی کہ یہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے یا کوئی شیطانی وسوسہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر جو کچھ بھی نازل ہوتا ہے وہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے جیسے کوئی چیز وہ شخص اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے، اسی لیے حضرت ابراھیمؑ کو یہ فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی کہ بیٹے کی قربانی خواب ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم و وحی ہے۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیلؑ نے بھی باپ کے خواب کو صرف خواب نہیں جانا بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی جانتے ہوئے اپنی قربانی کو خدا کی راہ میں پیش کر دیا۔

ترجمہ، کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہلِ کتاب) تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتابِ (خدا) پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو ﴿۷۹﴾ اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمھیں کافر ہونے کو کہے ﴿۸۰﴾ اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمھیں ضرور اس پر ایمان لانا ہو گا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہو گی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ﴿۸۱﴾ سورۃ آل عمران

صفات و معجزات، صحف انبیاء اور اُن کی تعداد

ان انبیاؑؤں میں سے بہت سوں کو اللہ تعالیٰ نے معجزات کے ساتھ دنیا میں بھیجا اور کچھ پر صحیفے بھی نازل ہوئے جن کی تعداد ایک سو چوبیس ہے (ایک اور روایت کے مطابق ایک سو چار ہیں)، جن میں حضرت شیثؑ پر پچاس، حضرت ادریسؑ پر تین اور حضرت ابراہیمؑ پر بیس صحیفے نازل ہوئے، جو کہ تین کتابوں کی شکل میں انسانوں کے پاس ہیں جن کے نام توریت، انجیل، اور زبور ہیں۔ قرآن جناب رسُول خداؐ پر نازل ہوا۔

ان انبیاؑؤں کو اللہ تعالیٰ نے معجزات کے ساتھ اس لیے بھیجا تاکہ ہر شخص پر دلیل ثابت ہو جائے کیونکہ معجزہ علامت ہے خدا کی جانب سے جسے وہ صرف اپنے پیغمبرؤں، رسولوں اور اپنی حجتوں کو عطا فرماتا ہے، جس سے سچوّں کی سچّائی اور جھوٹوں کا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔ ہر نبی اپنے زمانے کی ضرورت کے مطابق معجزہ لیکر آتا تھا، جیسے حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں سحر و جادو کا غلبہ تھا، وہ خدا کی جانب سے چند ایسے معجزے لائے جو کہ سحر کی طرح کے تو تھے مگر ان معجزات کا مثل اُن جادو گروں کی طاقت سے باہر تھا، اسی لیے حضرت موسیٰؑ نے ان معجزات کے ذریعہ سے ان جادو گروں کے جادو کو باطل کیا اور ان پر خدا کی حجّت کو تمام کیا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں بیماریاں پھیلی ہوئی تھیں اور ان کی قوم میں طبیب موجود تھے، مگر حضرت عیسیٰؑ خدا کی جانب سے چند ایسے معجزوں کے ساتھ آئے جن کا مثل اُن طبیبوں کے پاس نہ تھا، جیسے مردوں کو خدا کے حکم سے زندہ کرنا، کوڑھ کے مریضوں کو مکمل شفا بخشنا۔ ان معجزات کے

ترجمہ، یہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات ہم تم کو سناتے ہیں۔ اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ ایسے نہیں تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں اسے مان لیں اسی طرح خدا کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ﴿۱۰۱﴾ اور ہم نے ان میں سے اکثروں میں (عہد کا نباہ) نہیں دیکھا۔ اور ان میں اکثروں کو (دیکھا تو) بدکار ہی دیکھا ﴿۱۰۲﴾ سورۃ الاعراف

ذریعہ حضرت عیسٰیؑ نے اپنی قوم پر حجّت خدا کو تمام کیا اور وہ لوگ ماہر ہونے کے باوجود ان معجزات کے مثل سے عاجز رہے۔ اسی طرح ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اس زمانے میں بھیجا جب خطبہائے فصیح اور سخنان بلیغ کا دور دورہ تھا اور حضرت محمد ﷺ کی قوم کا یہی پیشہ و کمال تھا۔ آنحضرت ﷺ ان کی طرف کتاب خدا اور اس کے احکام لے کر آئے جن سے ان کے کلام کو باطل فرمایا، اور ان کی قوم کے لوگ ان معجزات کا مثل لانے سے عاجز رہے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی حجّت کو تمام کیا۔

ایک اور راویت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؤں، رسُولوں اور اپنی حجّتوں میں پانچ رُوحیں وریعت کی ہیں، (۱) رُوح حیات جس سے وہ حرکت کرتے ہیں، (۲) رُوح القلوب جس سے وہ جہاد کرتے ہیں، (۳) رُوح الشہور جس سے وہ کھاتے پیتے اور عورت سے مقاربت کرتے ہیں، (۴) رُوح الایمان جس سے ایمان لاتے ہیں اور عدالت کرتے ہیں، (۵) رُوح القدس جس سے پیغمبری کا حامل ہوتا ہے اور جب پیغمبر دنیا سے جاتا ہے تو یہ رُوح اس امام کی طرف منتقل ہو جاتی ہے جو اس کے بعد یہ منصب لیکر آتا ہے۔ رُوح القدس کا خواب و غفلت، لہو و تکبر سے تعلق نہیں ہوتا اور پیغمبر و امام اسی رُوح سے ہی غیب کا علم رکھتے ہیں، لیکن مذکورہ چاروں رُوحوں پر خواب بھی طاری ہوتا ہے اور وہ غافل بھی ہو جاتی ہے اور لہو و تکبر بھی رکھتی ہیں۔ لہذا پیغمبروں کو اللہ نے کچھ خاص روحوں کے ساتھ پیدا کیا جس کی وجہ سے یہ پیغمبر آگے ہونے والے واقعات سے واقف ہوتے تھے، جیسے حضرت آدمؑ نے اپنے بیٹے ہبتہ اللہ کو حضرت نوحؑ کے بارے میں

ترجمہ، اور ہم جو پیغمبروں کو بھیجتے رہے ہیں تو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کو پھر جو شخص ایمان لائے اور نیکوکار ہو جائے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ اندوہناک ہوں گے ﴿۴۸﴾ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کی نافرمانیوں کے سبب انہیں عذاب ہوگا ﴿۴۹﴾ کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (خدا کی طرف سے) آتا ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والے برابر ہوتے ہیں؟ تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے ﴿۵۰﴾ سورۃ الانعام

بتایا اور کہا حق تعالیٰ ایک پیغمبر بھیجے گا جو لوگوں کو خدا کی طرف بُلائے گا۔ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو خدا اُس کی قوم کو طوفان کے ذریعہ سے ہلاک کرے گا، جب کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان زمانے میں کئی سالوں کا فاصلہ تھا اور ان کے درمیان میں کچھ پیغمبرؑ آئے جو اپنے کو پوشیدہ رکھتے تھے، اسی سبب سے اللہ نے ان کے نام کو قرآن میں مخفی رکھا اور ان کا نام نہیں لیا، صرف اُن پیغمبروںؑ کو اللہ نے ظاہر کیا جو اپنے کو ظاہر کرتے تھے۔

بسند معتبر روایت ہے کہ مسجد سہلہ حضرت ادریسؑ کا مکان ہے جس میں وہ خیاطی کرتے تھے۔ اسی جگہ سے حضرت ابراہیمؑ یمن کی جانب جنگ عمالقہ کے لئے گئے، اسی جگہ سے داؤدؑ جنگ جالوت کے واسطے روانہ ہوئے۔ اس مسجد میں ایک سبز پتھر ہے جس پر ہر پیغمبر کی صورت بنی ہوئی ہے۔ اسی کے نیچے سے ہر پیغمبر کی مٹی لی گئیں ہیں اور وہی محل نزول حضرت خضرؑ ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت کے مطابق مسجد کوفہ میں ایک ہزار سترّ پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے اور اس میں عصائے موسیٰؑ، درخت کدو اور سلیمانؑ کی انگوٹھی ہے، اسی میں سے تنور نوحؑ جوش میں آیا اور کشتی نوحؑ تیار کی گئی اور وہ بابل کی بہترین جگہ ہے، وہاں پیغمبروں کی ایک بڑی جماعت مدفون ہے۔ اسی طرح یہ بھی روایت ملتی ہے کہ حق باری تعالیٰ نے پیغمبروں کے لئے زراعت کرنا اور گوسفند چرانے کے کام کو پسند کیا تاکہ باران آسمانی سے کراہت نہ رکھیں، بلکہ ہر پیغمبر کو گوسفند چرانے کی تکلیف دی تاکہ ان کو تعلیم دے کہ کس طرح لوگوں کی رعایت کرنا چاہیے اور اس کے ذریعہ سے اس کی عادت ڈالے کہ لوگوں کی بداخلاقی کا وہ تحمل کرسکیں۔ ہر پیغمبر سے سخت امتحان لیا، کچھ پیغمبر ایسے بھی تھے جو بھوک میں مبتلا ہوتے تھے اور اسی میں مرجاتے تھے، کچھ پیاس میں مبتلا ہو کر مرجاتے، اور کچھ تو عریانی میں مبتلا ہوتے اور مرجاتے، کئی

ترجمہ، اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم صبر کروگے۔ اور تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے ﴿۲۰﴾ سورۃ الفرقان

دردوں اور مرضوں میں مبتلا ہو کر مر جاتے تھے۔ کوئی اتنی کم زندگی لے کر آتا کہ اپنی قوم میں کھڑا ہوتا اور عبادت خدا کا حکم دیتا اور ان کو توحید کی طرف بُلاتا، تو اُس قوم کے لوگ اُن کو اتنی مہلت بھی نہ دیتے کو وہ اپنے کلام سے فارغ ہو جائیں اور نہ ہی اُن کی بات کو سُنتے تھے اور اُن کو مار ڈالتے تھے اور ان پیغمبروں کے پاس ایک شب کی بھی قوت نہ ہوتی، اور خدا بندوں کو ان کی قدرو منزلت کے موافق جس قدر اُس کے نزدیک ہوتی ہے مبتلا کرتا ہے۔

پیغمبروںؑ کی غذا، اُن کے پاس سے آنے والی خوشبُو، اُن کی سخاوت، اُن کے رہنے وسہنے کے طریقے اور اُن کی موت و مدفن کے بارے میں بہت سی روایتں منقول ہیں ، جن کو میں یہاں ایک جگہ کر کے اپنے الفاظ میں بیان کر رہا ہوں، مثلاً خدا نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر امانتدار یعنی احکام الٰہی کو ہر نیک و بد پر پہنچانے والا، خوش آواز، صدق گفتار، پاکیزہ و معطر اور عمدہ خوشبو کے ساتھ مبعوث کیا۔ انہی خصوصیت کی وجہ سے عورتیں کثرت کے ساتھ پیغمبروں سے رغبت رکھتیں تھیں اور پیغمبروں کا کثرت کے ساتھ جماع کرنا ان کے اخلاق و مطاہر ہونے کی وجہ سے تھا جو کہ عورتیں خود ان سے نکاح کی خواہش رکھتیں تھیں۔ اسی طرح پیغمبروں نے غذا کے لیے جُو کھانے کی دعا کی تو خدا نے جُو میں برکت رکھی ہے اور پیغمبروں کے لئے جُو کی غذا کو پسند کیا ہے۔ جس شکم میں جُو داخل ہوتا ہے ہر درد کو دور کر دیتا ہے اور یہ پیغمبروں اور نیک بندوں کی غذا ہے۔ پیغمبروں نے جُو کے علاوہ ستو، گوشت، دہی اور سرکہ زیت کا شوربا بھی اپنی غذا بنایا۔ اسی طرح مسواک کرنا بھی پیغمبروں کی سُنّت میں سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبروں کی روزی کو زراعت اور شیر پستان حیوانات میں قرار دیا ہے۔

ترجمہ، اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو جو یاد رکھتے ہیں ان سے پوچھ لو ﴿۷﴾ اور ہم نے ان کے لئے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے ﴿۸﴾ پھر ہم نے ان کے بارے میں (اپنا) وعدہ سچا کر دیا تو ان کو اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے نکل جانے والوں کو ہلاک کر دیا ﴿۹﴾ سورۃ الأنبیاء

بسند معتبر روایت منقول ہے کہ مسجد خیف جو کہ منٰی میں واقع ہے سات سو پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے اور بہ تحقیق کہ رُکن حجر الاسود اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کی زمین پیغمبروں کی قبروں سے پُر ہے جو بھوک اور پریشانی اور بدحالی کے سبب سے مرے تھے۔ اور قبر آدمؑ حریم خدا میں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی مسجد زمین کے کسی ٹکڑے پر نہیں بنی، مگر کسی پیغمبر یا وصیٔ پیغمبر کی قبر پر جو قتل کئے گئے ہیں، یا اُن کے خون کے چند قطرے اُس زمین کے ٹکڑے پر پہنچے ہیں تو خدا نے چاہا کہ اس مقام پر اللہ کا ذکر ہو اور لوگ اُسے یاد کریں۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ جب حضرت زکریاؑ شہید ہوئے تو ملائکہ نازل ہوئے اور اُن کو غسل دیا اور تین روز اُن پر نماز پڑھی قبل اس کے کہ وہ دفن ہوں۔ اسی طرح تمام پیغمبر ہیں جن کا جسم مرنے کے بعد بھی متغیّر نہیں ہوتا اور زمین ان کو نہیں کھاتی اور ملائکہ ان پر نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد ان کو دفن کرتے ہیں۔ حضرت رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ حق تعالی نے ہمارے گوشت کو زمین پر حرام کیا ہے کہ اس میں سے کچھ بھی کھائے۔ کوئی پیغمبر یا وصیٔ پیغمبر زمین میں تین روز سے زیادہ نہیں رہتا، یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں، گوشت اور روح آسمان پر لے جاتے ہیں اور زوّار صرف ان کی قبروں کے نشان تک جاتے ہیں، لیکن موکلان خدا ان تمام لوگوں کے سلام پیغمبروں تک پہنچاتے ہیں جو قبر کے نزدیک یا دور رہ کر کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی منقول ہے کہ ہر شب جمعہ تمام پیغمبران خدا، اُن کے اوصیا اور اُس وصی کی روح کو جو زندہ و موجود ہوتے ہیں، ان کو اجازت دی جاتی ہے تو یہ تمام رُوحیں آسمان پر جاتی ہیں اور عرش تک پہنچتی ہیں، پھر سات بار عرش کے گرد

ترجمہ، اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر (وسیاحت) نہیں کی کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا۔ اور متّقیوں کے لیے آخرت کا گھر بہت اچھا ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟ ﴿۱۰۹﴾ یہاں تک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ اپنی نصرت کے بارے میں جو بات انہوں نے کہی تھی (اس میں) وہ سچے نہ نکلے تو ان کے پاس ہماری مدد آپہنچی۔ پھر جسے ہم نے چاہا بچا دیا۔ اور ہمارا عذاب (اتر کر) گنہگار لوگوں سے پھرا نہیں کرتا ﴿۱۱۰﴾ سورة یوسف

طواف کرتی ہیں۔ ہر قائمہ عرش کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر ان رُوحوں کو ان کے بدنوں میں واپس لاتے ہیں۔ اس شب کی صبح کو تمام پیغمبر اور اوصیا بے انتہا مسرور ہوتے ہیں، اور اُس وصی کے علم میں جو تم میں موجود ہے مزید علوم کی ترقی ہوتی ہے۔ ایک روایت کے مطابق جو علم حضرت آدم علیہ السّلام پر نازل ہوا وہ واپس نہیں گیا۔ اور کوئی عالم نہیں مرتا جس کا علم برطرف ہو جائے کیونکہ علم میراث میں پہنچتا ہے۔ اور زمین بغیر عالم کے قائم نہیں رہتی اور ہر عالم کے مر جانے کے بعد ایک عالم ہوتا ہے جو اسی قدر علم رکھتا ہے یا اس سے زیادہ، کیونکہ خدا کی کوئی حجّت ایسی زمین میں نہیں ہوتی کہ اُسکی اُمّت کسی امر کی محتاج ہو اور وہ نہ جانتا ہو یا ان کی زبانوں میں سے کوئی زبان نہ جانتا ہو۔ اسی طرح تین خصلیتں حق تعالٰی نے سوائے پیغمبروں کے کسی کو نہیں عطا فرمائی ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ ان پر وحی کرتا ہے۔ دوسرے دعا کی اجازت دی تاکہ وہ اس دعا کو قبول کرے اور تیسرے یہ کہ ہر پیغمبرؑ کو اُس کی اپنی قوم پر گواہ مقرر فرمایا اور ہمارے پیارے نبی محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام پیغمبروں پر گواہ بنایا۔

ایک دفعہ کسی یہودی نے رسولؐ خدا سے دریافت کیا کہ آپؐ زیادہ بہتر ہیں یا موسیٰ بن عمرانؑ جنکو خدا نے توریت عطا فرمائی، اُن سے گفتگو کی، اُن کے لئے عصا بھیجا، دریا کو اُن کے لئے شگافتہ کیا اور ابر کو اُن کے واسطے سایبان بنایا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندے پر مکروہ ہے کہ خود اپنی تعریف کرے، لیکن مجھ پر لازم ہے کہ تجھ کو بتلاؤں۔ حضرت آدمؑ سے جب لغزش ہوئی تو اُن کی توبہ یہ تھی کہ خداوندا بحق محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بخش دے تو

ترجمہ، اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے سو تم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو ﴿۴۳﴾ (انہیں بھی) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا تھا)، اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں ﴿۴۴﴾ سُوْرَۃُ النَّحْلِ

خدا نے اُن کو بخش دیا۔ حضرت نوحؑ جب کشتی میں سوار ہوئے اور اُن کو غرق ہونے کا خوف ہوا تو انہوں نے یہ دعا کی تھی کہ خداوندا بحق محمدؐ و آل محمد ﷺ مجھے طوفان سے نجات دے تو خدا نے اُن کو نجات دی۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا تو انہوں نے اللہ سے یہ دعا کی کہ خداوندا بحق محمدؐ و آل محمد ﷺ مجھے آگ سے نجات دے تو خدا نے اُن کو آگ سے نجات دی۔ لوگوں نے جب چاہا کہ عیسیٰؑ کو مار ڈالیں تو انہوں نے بحق محمدؐ و آل محمد ﷺ اللہ سے دعا کی تو خدا نے اُن کو قتل سے نجات دی اور آسمان پر اٹھالیا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے عصا زمین پر ڈالا تو اپنے نفس میں ایک خوف کو پایا، تو اُنہوں نے یہ دعا کی کہ خداوندا بحق محمدؐ و آل محمد ﷺ مجھ سے یہ خوف کو ختم کر دے تو خدا نے اُن کو بے خوف کر دیا۔ اور یہی دعا انہوں نے عصا کو دریا پر مار کر کی تھی تو خشک راہیں دریا کے اندر پیدا ہو گئیں تھیں۔ اے یہودی اگر موسیٰؑ میرے زمانے میں ہوتے اور مجھ پر اور میری پیغمبری پر ایمان نہ لاتے تو ان کی پیغمبری اُن کے لئے کچھ نفع بخش نہ ہوتی۔ اے یہودی میری ذریت سے مہدیؑ ہیں اور جب وہ ظاہر ہونگے تو حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ ان کی مدد کے لئے نازل ہوں گے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

ہر پیغمبرؑ دوسرے آنے والے پیغمبر کی خبر بھی دیتا تھا اور اپنی اُولاد سے یہ عہد بھی لیتا تھا کہ آنے والے پیغمبرؑ کی اطاعت کریں گے۔ اسی لیے حضرت آدمؑ نے اپنی اُولاد کو حضرت نوحؑ کے لیے وصیت کی تھی اور یہ عہد بھی لیا تھا کہ وہ اس وصیت پر قائم رہیں گے۔ اس وصیت کو وہ لوگ ہر سال کے شروع میں دیکھا کرتے تھے اور ساتھ یہ عہد بھی کرتے تھے کہ وہ نوحؑ پر ایمان لائیں گے۔ جس دن وہ یہ وصیت دیکھا کرتے تھے وہ دن اُن لوگوں کا عید کا دن ہوتا تھا۔ غرض

ترجمہ، اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر امت میں انہی میں سے خود ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو ان سب (امتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ﴿۸۹﴾ سُوۡرَۃُ النَّحۡلِ

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی اور اُس قوم پر کی جو تکذیب کرنے والی تھی، اس قوم نے ہر اُس پیغمبر کی تکذیب کی جو آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان آئے۔ جب نوحؑ کی پیغمبری ختم ہونے لگی تو حق تعالیٰ نے نوحؑ پر وحی کی کہ "اے نوح اب تم اسم بزرگ و میراث علم و آثار علم پیغمبری اپنے بعد اپنی ذریت میں سے سام کے سپرُد کردو، جیسے آدم اور تمھارے درمیان ہوئے ہیں اور میں ہرگز زمین کو خالی نہیں چھوڑونگا مگر یہ کہ اس میں کوئی عالم رہے گا جس سے میرا دین و عبادت کا طریقہ لوگ سمجھیں جو اُن لوگوں کی نجات کا سبب ہوتا ہے جو ایک پیغمبر کی موت کے وقت سے دوسرے پیغمبر کے مبعوث ہونے تک پیدا ہوتے ہیں"۔ سامؑ کے بعد ہُودؑ پیغمبر ہوئے اور حضرت نوحؑ اور حضرت ہُودؑ کے درمیان بعض مخفی پیغمبرؑ تھے اور بعض ظاہر بظاہر مبعوث ہوتے رہے تھے۔ حضرت نوحؑ نے حضرت ہُودؑ کے بارے میں اپنی اُولاد کو بتایا کہ ہُودؑ اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور اُن کی قوم اُن کی تکذیب کرے گی تو خدا اس قوم کو ہلاک کرے گا۔ لہذا تم میں سے جو شخص اس زمانے تک رہے اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کرے۔ اس وصیت کو وہ لوگ ہر سال کے شروع میں عید کے دن دیکھا کرتے تھے اور ساتھ یہ عہد بھی کرتے تھے کہ وہ حضرت ہودؑ پر ایمان لائیں گے۔ اور جب ہودؑ مبعوث ہوئے تو اُنہیں اُسی وصیت اور خوشخبری کے مطابق پایا جو نوحؑ نے کی تھی، تو وہ اُن پر ایمان لائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ "ہم نے ابراہیمؑ کو اسحقؑ و یعقوبؑ عطا کیے اور ہر ایک کی ہدایت کی اور بعض کی پہلے ہدایت کی تاکہ پیغمبری کو ان کے اہلبیت میں قرار دے۔ تو پیغمبروں کی ذریت سے وہ لوگ مامور ہوئے جو ابراہیمؑ سے پیشتر تھے تاکہ ابراہیمؑ کے آنے کی خبر دیں اور آنحضرتؐ کے بارے میں عہد و وصیّت کرتے رہیں۔ ہودؑ اور ابراہیمؑ کے درمیان دس

پُشتوں کا فاصلہ تھا جو سب کے سب پیغمبر تھے۔ پس یہی سُنّت الٰہی تھی کہ ہر مشہور نبی و پیغمبر کے درمیان آٹھ سے دس پُشت کا فاصلہ تھا جو سب کے سب پیغمبر ہوتے تھے اور اپنے بعد آنے والے ہر پیغمبر کی خبر اور وصیت اپنے اپنے اوصیا کو کرتے تھے اور یہ عہد لیتے تھے کہ آنے والے پیغمبر پر ایمان لائیں گے۔ جیساکہ آدمؑ و نوحؑ و صالحؑ و شعیبؑ اور ابراہیمؑ نے کیا۔ یہاںتکہ یہ سلسلہ یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ تک پہنچا اور یوسفؑ کے بعد ان کے بھائی کے فرزندوں میں جاری ہوا جو اسباط تھے۔ ان سے حضرت موسیٰؑ تک آیا۔ یوسفؑ اور موسیٰؑ کے درمیان دس پیغمبر گزرے پھر خداوند عالم نے اُن کو فرعون وہامان اور قارون کی طرف بھیجا۔ حق تعالیٰ نے ہر اُمت کی طرف پے درپے پیغمبروںؑ کو بھیجا اور لوگ پیغمبروں کی تکذیب کرتے رہے، خدا ان کو معذّب کرتا رہا پھر بنی اسرائیل کا زمانہ آیا جنہوں نے ایک روز میں تین تین چار چار پیغمبروںؑ کو قتل کیا، یہاںتکہ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ستر ستر پیغمبر مار ڈالے جاتے تھے اور وہ لوگ مطلق پرواہ نہ کرتے تھے۔ منقول ہے کہ پیغمبروں، اماموں اور ان کی اولاد کو وہی قتل کرتا ہے جو ولد الزنا ہوتا ہے اور یہ اُن گناہوں میں سے ہے جیسے کوئی کعبہ کو خراب کرے یا کسی عورت سے حرامکاری کرے۔

جب یہ سلسلہ بعثت حضرت موسیٰؑ تک آیا تو اللہ نے ان پر توریت نازل کی اور انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اپنے وصی یوشع بن نون اور کو بشارت دی، اور یوشع بن

ترجمہ، ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے تم ان (کی باتوں) کو کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں ﴿٦٣﴾ اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول (خدا) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے ﴿٦٤﴾ تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے ﴿٦٥﴾

سورة النساء

نوناور نے اپنے وصی فناتک یہ پیغام پہنچایا۔ پس اسی طرح تمام پیغمبران خدا حضرت محمدؐ کے بارے میں بشارت دیتے رہے اور یہود و نصاریٰ صفت نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے خوب واقف تھے اور ان کے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا موجود تھا کہ ایک پیغمبر آخری زمانے کے لیے آئے گا جو ان کو نیکی کا حکم اور بدی کی ممانعت کرے گا جن کا نام احمدؐ ہو گا۔ غرض موسیٰؑ و عیسیٰؑ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خوشخبری دی۔ بس یہی سُنّت ہر پیغمبرؑ کی سُنّت بنی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے تک جاری رہی اور ہر پیغمبر اپنی اُولاد کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی خبر بھی دیتا تھا اور یہ عہد بھی لیتا تھا کہ وہ اُن پر ایمان بھی لائیں گے۔ اور جب آنحضرتؐ کی رحلت کا وقت آیا اور آپؐ کی عمر کا آخری زمانہ تھا تو حق باری تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے محمدّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب تم ان تمام تبرکات اسم اکبر و میراث علم و آثار پیغمبری کو علیؑ ابی طالب کے سپُرد کر دو کیونکہ میں ان چیزوں کو تمھارے بعد تمھارے فرزندوں سے قطع نہ کرونگا جس طرح اُن پیغمبروںؑ کے خانوادوں سے قطع نہیں کیا جو تمھارے اور تمھارے باپ آدمؑ کے درمیان تھے۔ یعنی خدا نے آدمؑ و نوحؑ و آل ابراہیمؑ و آل عمرآنؑ کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا اور ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؐ کو آل ابراہیمؑ میں داخل کیا۔ بیشک خدا نے علم کو جہل کے برابر نہیں قرار دیا ہے یعنی علماء کو جہل کی تاریکی میں نہیں چھوڑا ہے بلکہ ہر عالم، ہر پیغمبرؑ اور ہر امامؑ کو علم کی دولت دے کر لوگوں کے درمیان بھیجا۔ ایسا ہر گز نہیں ہوتا کہ خدا کسی ایسے شخص کو خلق کے لئے مقرر فرمائے اور وہ احکام خدا اور خلق کی مصلحتوں سے واقف نہ ہو۔ خداوند عالم نے اپنے امر دین کو کسی ملک مقرب اور کسی پیغمبر مرسل پر کبھی نہیں چھوڑا بلکہ اپنے پیغامات کسی خاص ملائکہ کے ذریعے ان کو پیغمبر بنا کر اپنے رسول کی طرف بھیجا ہے اور اُس ملائکہ کو ان تمام باتوں کا

ترجمہ، اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو) پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔ اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا ﴿۳۵﴾ سورۃ الأنعام

حکم دیا جنکو وہ پسند کرتا ہے اوران باتوں سے منع کیا جنکو وہ پسند نہیں کرتا۔ پھر یہ ملائکہ کسی پیغمبر کی طرح اُس وقت کے رسولؐ کے پاس یہ پیغام لاتے ہیں پھر یہ رسولؐ اسی علم کے ذریعہ سے علم گذشتہ اور آئندہ کی خبر سے آگاہ ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ پیغمبرؑ اس علم کو اپنے باپ دادا اور بھائیوں سے، جو کہ برگزیدہ ذریّت اور گذشتہ پیغمبروں میں سے ہوتے تھے ان سے سیکھا کرتے تھے۔ جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن میں فرمایا ہے، "بہ تحقیق کہ ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب و حکمت عطا کی اور بادشاہی بزرگ مرحمت فرمائی"۔ کتاب سے مراد پیغمبری اور حکمت سے مراد وہ لوگ جو حکیم و دانا، برگزیدہ لوگوں میں سے اور پیغمبر ہوتے تھے۔ وہ سب کے سب نیک عاقبت، عہد کی حفاظت کرنے والے اور ایسی ذریت میں سے ہوتے جن میں سے بعض کو بعض پر برگزیدہ کر کے پیغمبری دی، اس وقت تک کے لیے جب تک کے لیے یہ دُنیا قائم ہے۔ پس وہ لوگ دانا اور علم خدا سے لوگوں کو ہدایت کرنے والے ہوتے تھے۔ یہ فضیلت ہے جسے خدا نے پیغمبروں، رسُولوں، حکیموں، پیشوایان ہدایت اور خلیفہ ہائے خدا کو دی۔ پس جو شخص پیغمبروں کے بعد انکی آل سے اور اس ذریت سے جن سے پیغمبروں کی خانہ آبادی یا جو پیغمبروں کے علم کے وارث ہیں ان کے علم و ہدایت پر عمل کرے تو وہ ان کی مدد سے نجات پائے گا، اور جو کسی غیر سے یا کسی غیر برگزیدہ ذریّت سے مدد لیتا ہے وُہ حکم خدا کی مخالفت کرتا ہے اور جاہلوں کو امر خدا سمجھ لیتا ہے اور یہ گمان کر لیتا ہے کہ وُہ خدا کی جانب سے علم الٰہی کے جاننے والے ہیں، اور وُہ لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور نافرمانی خدا کرتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے ساتھ اپنے پیروکاروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، قیامت میں ان کے لیے کوئی حجّت نہ ہو گی۔ خدا نے یہ خبر دی ہے کہ یہ خلافت کبریٰ فرزندان انبیاءؑ اور ان کے گھر کے چند رہنے والوں میں ہے جنکو حق تعالیٰ نے تمام لوگوں پر

ترجمہ، اے بنی آدم! (ہم تم کو یہ نصیحت ہمیشہ کرتے رہے ہیں کہ) جب ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیتیں تم کو سنایا کریں (تو ان پر ایمان لایا کرو) کہ جو شخص (ان پر ایمان لا کر خدا سے) ڈرتا رہے گا اور اپنی حالت درست رکھے گا تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ﴿۳۵﴾ سورۃ الاعراف

بلندی عطا فرمائی ہے پس سوائے آلِ ابراہیمؑ کے کوئی بھی حجّت نہیں ہے۔ بیشک خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ پہلے نوحؑ کی ہم نے ہدایت کی اور ان کی ذریت میں سے داؤدؑ و سلیمانؑ و ایّوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ و ہارونؑ کی بھی ہدایت کی۔ اسی طرح زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ و الیاسؑ و اسمٰعیلؑ و یسعؑ اور لوطؑ کی خبر دیتا ہوں کہ ہر ایک ان میں شائستہ اور بر گزیدہ تھے۔ اور ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو اور ان کے بھائیوں کو اور ان کی ذریت کو کل عالم پر فضیلت دی اور راہ راست کی ہدایت کی۔ یہی وُہ لوگ ہیں جنکو ہم نے کتاب و حکمت و پیغمبری عطا کی۔ اور اگر کوئی گروہ ان لوگوں سے انکار کرے گا تو ہم نے ایک ایسی قوم کو ان کے ساتھ موکل کیا ہے جو ان کی منکر نہیں۔ یعنی اگر اُمّت کافر ہو جائے گی تو ہم نے ان کے اہل بیت کو اس ایمان کے ساتھ موکل کیا ہے جو ہر گز کافر نہ ہوں گے اور میں اس ایمان کو ضائع نہ کرونگا جس سے ان کو آراستہ کر کے بھیجا ہے، اور ان کے بعد ان کے اہل بیت کو اُمّت کے لیے راہ ہدایت کا مرکز، اپنے علم کا حامل اور امر خلافت کا والی قرار دیا ہے۔ جن میں قطعی کوئی جھوٹ، گناہ، مکر و فریب اور ریا نہیں ہے۔

بیشک بعض پیغمبروںؑ کی رسالت بعض سے مخصوص تھی اور بعض کی رسالت عام تھی۔ مثلاً نوحؑ رُوئے زمین کے تمام باشندوں کی طرف بھیجے گئے اور ان کی پیغمبری و رسالت عام تھی۔ ہوُدؑ کو قوم عاد کی طرف مخصوص پیغمبری کے ساتھ بھیجا گیا، صالحؑ کو قوم ثمود کی طرف جو کہ ایک چھوٹا گاؤں تھا اور دریا کے کنارے صرف چالیس گھروں کی آبادی تھی، شعیبؑ کو مدائن والوں پر مقرر کیا، اسی طرح ابراہیمؑ کی پیغمبری پہلے توثاریا والوں کے لئے تھی جو عراق کے موضعوں میں سے تھے، پھر انہوں نے اُس جگہ سے اللہ کی خاطر یہ کہہ کر ہجرت کی کہ "میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں وہ جلد میری ہدایت کرے گا"۔ اسی طرح یعقوبؑ کی

ترجمہ، اور جس دن ہم ہر اُمت سے (اس کے رسول کو اس کے اعمال پر) گواہ بنا کر اٹھائیں گے پھر کافر لوگوں کو (کوئی عذر پیش کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ (اس وقت) ان سے توبہ و رجوع کا مطالبہ کیا جائے گا ﴿۸۴﴾ سُوْرَۃُ النَّحْلِ

نبوّت کنعان کے لئے تھی پھر انہوں نے بھی ہجرت کی اور مصر کی طرف گئے اور وہیں رحلت فرمائی، لیکن آپ کو کنعان لا کر دفن کیا گیا۔ حضرت یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اللہ نے مصر کی طرف بھیجا۔ یوشعؑ بن نون کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا، ان کی پیغمبری اس صحرا میں تھی۔ ان کے اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان بہت سے نبی آئے، کچھ کا ذکر اللہ نے کیا اور کچھ کا نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ آئے اور آپ کی پیغمبری بیت المقدس کی طرف تھی۔ آپ کے بعد بارہ نفر حوارین ہوئے اور آپ کے بقیہ عزیزوں میں یہ ایمان ہمیشہ پوشیدہ رہا۔ آپ کے آسمان پر جانے کے بعد حق تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جن و انس کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا اور وہ آخری پیغمبر ہوئے۔ ان کے بعد ان کے بارہ وصی مقرر فرمائے۔ حضرت محمد ﷺ تمام پیغمبروں میں سیّد اور افضل پیغمبر ہیں اور ان کے وصی تمام پیغمبروں کے اوصیاء میں سیّد و اشرف ہیں۔ بس یہ ہے امر پیغمبری و رسالت اور اس طرح ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر فضیلت حاصل تھی۔

جب حضرت آدمؑ نے اللہ سے سوال کیا کہ ان کے لئے شائستہ وصی مقرر فرمائے تو حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں نے پیغمبروں کو رسالت کے ساتھ گرامی کیا اور اپنی مخلوق کی آزمائش کی تو ان میں سے نیک لوگوں کو پیغمبروں کا وصی قرار دیا۔ اے آدمؑ تم شیثؑ کو وصیت کرو، جو کہ حضرت آدمؑ کے فرزند ہبتہ اللہ تھے۔ حضرت آدمؑ نے ان کو خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا۔ حضرت شیثؑ نے اپنے فرزند شبانؑ کو وصیت کی جو کہ حوریہ کے بطن سے تھے اور خدا نے

ترجمہ، یہ پیغمبر (جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے رہیں ہیں) ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے گفتگو فرمائی اور بعض کے (دوسرے امور میں) مرتبے بلند کئے۔ اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کو مدد دی۔ اور اگر خدا چاہتا تو ان سے پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ و قتال نہ کرتے۔ لیکن خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ﴿۲۵۳﴾ سورۃ البقرۃ

بہشت سے بھیجا تھااور آدمؑ نے شیثؑ کو شبانؑ کے لئے تزویج فرمایا تھا۔ شبانؑ نے اپنے بیٹے محلثؑ کو وصیت کی، محلثؑ نے محوقؑ کو اور محوقؑ نے عمیشاؑ کو، اور انہوں نے اخنوخؑ کو جو کہ ادریسؑ ہیں۔ ادریسؑ نے ناحورؑ کو وصیّت کی اور ناحورؑ نے حضرت نوحؑ کو، نوحؑ نے سامؑ کو، سامؑ نے عثامرؑ کو، عثامرؑ نے برعیثاشاؑ کو، برعیثاشاؑ نے یافثؑ کو، یافثؑ نے برہؑ کو، برہؑ نے جفینہؑ کو، جفینہؑ نے عمرآنؑ کو، عمرآنؑ نے ابراہیمؑ کو، ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو، اسمٰعیلؑ نے اسحٰقؑ کو، اسحٰقؑ نے یعقوبؑ کو، یعقوبؑ نے یوسفؑ کو، یوسفؑ نے بثریاؑ کو، بثریاؑ نے شعیبؑ کو، شعیبؑ نے موسیٰؑ کو، موسیٰؑ نے یوشعؑ بن نون کو، یوشعؑ نے داؤدؑ کو، داؤدؑ نے سلیمانؑ کو، سلیمانؑ نے آصف بن برقیا کو، آصفؑ نے زکریاؑ کو، زکریاؑ نے صایاؑ کو، صایاؑ نے عیسیٰؑ کو، عیسیٰؑ نے شمعونؑ کو، شمعونؑ نے یحیٰؑ کو، یحیٰؑ نے منندرؑ کو، منندرؑ نے سلیمہؑ کو، سلیمہؑ نے بردہؑ کو وصیّت کی، اور بردہؑ نے وصیتوں کو رسول خداؐ کو تفویض کیا۔ اور رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کے سپُرد کیا اور کہا کہ تم اس وصیت کو اپنے وصی کے سپُرد کرنا اور

ترجمہ، ان کے پیغمبروں نے کہا کیا (تم کو) خدا (کے بارے) میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لیے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے اور (فائدہ پہنچانے کے لیے) ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔ تمہارا یہ منشاء ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں ان (کے پوجنے) سے ہم کو بند کردو تو (اچھا) کوئی کھلی دلیل لاؤ (یعنی معجزہ دکھاؤ) ﴿۱۰﴾ پیغمبروں نے ان سے کہا کہ ہاں ہم تمہارے ہی جیسے آدمی ہیں۔ لیکن خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (نبوت کا) احسان کرتا ہے اور ہمارے اختیار کی بات نہیں کہ ہم خدا کے حکم کے بغیر تم کو (تمہاری فرمائش کے مطابق) معجزہ دکھائیں اور خدا ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے ﴿۱۱﴾ اور ہم کیونکر خدا پر بھروسہ نہ رکھیں حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے (دین کے سیدھے) رستے بتائے ہیں۔ جو تکلیفیں تم ہم کو دیتے ہو اس پر صبر کریں گے۔ اور اہل توکل کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ﴿۱۲﴾ اور جو کافر تھے انہوں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ (یا تو) ہم تم کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں گے یا ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ تو پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کردیں گے ﴿۱۳﴾ اور ان کے بعد تم کو اس زمین میں آباد کریں گے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو (قیامت کے روز) میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے ﴿۱۴﴾ سورۃ ابراھیم

تمہارا وصی تمہارے اُن وصیوں کو سپُرد کرے گا جو تمہارے فرزندوں میں سے ہر ایک کے بعد دوسرے ہونگے، یہاں تک کہ تمہارے بعد یہ سلسلہ بہترین اہل زمین تک پہنچے گا جو آخرائمہ ہے۔لوگ تمہارے بارے میں شدید اختلاف کریں گے،جو شخص میری اُمت میں سے تمہارے وصی ہونے کے اعتقاد پر قائم رہے گا ایسا ہے جیسے کہ میرے ساتھ قائم رہا،اور جو شخص تم سے علیٰحدہ رہے اور تمہاری پیروی نہ کرے گا تو وُہ آتش جہنم میں ہوگا جو کافروں کی جگہ ہے۔بس یہ یہی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی زمین کو قیامت تک کے لیے، کبھی بھی اپنے ہادی سے خالی نہیں رکھے گا،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ اُس نے ہر قوم کے لیے ہدایت کا بندوست کیا اور کسی قوم کو ہدایت کے بغیر نہیں رکھا۔

اب جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت کو جاری رکھا ہوا ہے تو یقیناً اس نے ہمارے آخری نبی محمد ﷺ کے بعد کی قوموں میں بھی یہ سلسلہ جاری رکھا ہوگا اور ہدایت کے لیے کسی نہ کسی ہادی کا بندوست بھی کیا ہوگا، کیونکہ ہدایت کے لیے کسی ہادی کا ہونا ضروری ہے اور بغیر ہادی کے یہ ہدایت کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا۔بس جب کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ہمارے آخری نبی محمد ﷺ پر لا کر ختم کر دیا اور اب کوئی نبی یا نیا دین کسی بھی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا نہیں ہے، تو ضروری ہے کہ یہ ہدایت کا سلسلہ آخری نبی ﷺ کے بعد بھی جاری رہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت کا سلسلہ بھی ختم کر دیا تو بعد میں آنے والی قوموں کو ہدایت کیسے

ترجمہ، اور مشرک لوگ کہتے ہیں: اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی بھی چیز کی پرستش نہ کرتے،نہ ہی ہم اور نہ ہمارے باپ دادا،اور نہ ہم اس کے (حکم کے) بغیر کسی چیز کو حرام قرار دیتے،یہی کچھ ان لوگوں نے (بھی) کیا تھا جو ان سے پہلے تھے،تو کیا رسولوں کے ذمہ (اللہ کے پیغام اور احکام) واضح طور پر پہنچا دینے کے علاوہ بھی کچھ ہے ﴿۳۵﴾ اور بیشک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ (لوگو) تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی شیطان اور بتوں کی اطاعت و پرستش) سے اجتناب کرو، سو اُن میں بعض وہ ہوئے جنہیں اللہ نے ہدایت فرمادی اور اُن میں بعض وہ ہوئے جن پر گمراہی (ٹھیک) ثابت ہوئی، سو تم لوگ زمین میں سیر و سیاحت کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ﴿۳۶﴾ سُوْرَۃُ النَّحْلِ

ہو گی۔بس ہمارے نبی ﷺ کے بعد اب جو بھی ہادی ہوا اُس نے ہمارے نبی ﷺ کے ذریعے جو اللہ کا دین آیا اُسی کی ہدایت کی اور وہ آخری نبی ﷺ کا ہادی ہوا، اور یہ ہدایت اور ہادی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ائمہ طاہرینؑ سے منقول ہے کہ رسُول خداؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو دُنیا سے نہیں اٹھایا جب تک اُس کو یہ حکم نہ دیا کہ اپنے عزیزوں میں قریب ترین عزیز کو اپنا وصی مقرر کرے اور یہی حکم مجھ کو بھی دیا، میں نے پوچھا کہ کس کو معیّن کروں؟ وحی فرمائی کہ اپنے پسر عم علیؑ بن ابی طالب کو جس کا نام میں نے گزشتہ کتابوں میں ظاہر کیا، اور لکھا ہے کہ وہ تمہارا وصی ہے، اسی پر تمام خلائق سے اور اپنے رسُولوں سے اقرار لیا ہے اور ان سے اپنی وحدانیت، تمہاری رسالت اور علیؑ بن ابو طالب کی امامت وولایت کا عہد لیا ہے۔

ترجمہ، اور ان ہی میں سے ان میں ایک پیغمبر بھیجا (جس نے ان سے کہا) کہ خدا ہی کی عبادت کرو (کہ) اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں ﴿۳۲﴾ تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور آخرت کے آنے کو جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی۔ کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے، جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور جو پانی تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتا ہے ﴿۳۳﴾ اور اگر تم اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو گھاٹے میں پڑ گئے ﴿۳۴﴾ کیا یہ تم سے یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور استخوان (کے سوا کچھ نہ رہے گا) تو تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے ﴿۳۵﴾ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (بہت) بعید اور (بہت) بعید ہے ﴿۳۶﴾ زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ (اسی میں) ہم مرتے اور جیتے ہیں، اور ہم پھر نہیں اُٹھائے جائیں گے ﴿۳۷﴾ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے خدا پر جھوٹ افتراء کیا ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں ﴿۳۸﴾ پیغمبر نے کہا کہ اے پروردگار انہوں نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے تو میری مدد کر ﴿۳۹﴾ فرمایا کہ یہ تھوڑے ہی عرصے میں پشیمان ہو کر رہ جائیں گے ﴿۴۰﴾ تو ان کو (وعدۂ برحق کے مطابق) زور کی آواز نے آ پکڑا، تو ہم نے ان کو کوڑا کر ڈالا۔ پس ظالم لوگوں پر لعنت ہے ﴿۴۱﴾ پھر ان کے بعد ہم نے اور جماعتیں پیدا کیں ﴿۴۲﴾ کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے جا سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ﴿۴۳﴾ پھر ہم نے پے درپے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے۔ جب کسی اُمت کے پاس اس کا پیغمبر آتا تھا تو وہ اسے جھٹلاتے تھے تو ہم بھی بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک کرتے اور ان پر عذاب) لاتے رہے اور ان کے افسانے بناتے رہے۔ پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت ﴿۴۴﴾ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور دلیل ظاہر دے کر بھیجا ﴿۴۵﴾

ایک روایت کے مطابق طینت (مٹی) تین قسم کی ہیں، طینت پیغمبران، طینت مومنین اور طینت ناصبین، جو کہ دشمنان اہلبیت ہیں۔ مومنین بھی طینت انبیاء سے ہیں مگر انبیاء اس کی اصل و برگزیدہ سے ہیں اور ان کی شان و عزّت بلند ہے، اور مومنین اس طینت کی فرع یعنی طینت لاذب (چپکنے والی مٹی) سے ہیں، لہذا خدا ان میں اور ان کے شیعوں میں جدائی نہیں ڈالتا، اور طینت ناصبی یعنی دشمن اہلبیت متغیّر شدہ سیاہ، بدبودار، گندی اور خراب مٹی سے ہیں۔ اسی طرح پیغمبروں اور اماموں کو پانچ رُوحوں پر پیدا کیا ہے اور ان کی پیدائش جمعہ کے روز ہوئی اور اسی روز ان سے عہد بھی لیا گیا۔ جبرئیلؑ پیغمبروںؑ پر نازل ہوتے تھے اور رُوح القدس اُن کے اور اُن کے وصیّوں کے ساتھ ہوتی ہے اور جدا نہیں ہوتی، اور اُن کو علم سکھاتی ہے اور خدا کی جانب سے دوست رکھتی ہے۔ اسی لئے خدا کے اسمائے اعظم کا علم ان پیغمبروں کے پاس ہوتا تھا۔ خدا کے اسمائے اعظم کل تہتّر حروف ہیں اور حق تعالیٰ نے پچیس حروف آدمؑ کو عطا فرمائے اور آٹھ یا پچیس نوُحؑ کو، چھ یا آٹھ ابراہیمؑ کو، چار موسیٰؑ کو، دو عیسیٰؑ کو بخشے اور ان ہی دو حرفوں سے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مریضوں کو شفا بخشتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہتّر حروف عطا فرمائے اور ایک حرف کو خلق سے پوشیدہ کیا اور اپنے لئے مخصوص رکھا۔ منقول ہے کہ جب حضرت قائم آل محمدؑ ظاہر ہوں گے اور رایت رسولؐ خدا کو کھولیں گے تو اس علم کے لئے نو ہزار تین سو تیرہ یا تیرہ ہزار تین سو تیرہ فرشتے آئیں گے، یہ وہی ملائکہ ہوں گے جو نوُحؑ کے ساتھ کشتی میں تھے اور ابراہیمؑ کے ساتھ بھی تھے جب اُن کو آگ میں ڈالا گیا، اور موسیٰؑ کے ساتھ اُس وقت تھے جب دریا کو شگافتہ کیا، اور عیسیٰؑ کے ساتھ اُس وقت تھے جب ان کو خدا آسمان پر لے گیا۔ یہ وہی فرشتے ہیں جو ہر انبیاء کے مشکل وقت میں ساتھ تھے۔ انبیاؑ کی مشکلات اور بلائیں تمام لوگوں سے شدید تر ہوتی ہیں۔ ان کے بعد اُن کے وصیوں کی اس کے بعد جو شخص نیک اور بہتر ہوتا ہے۔ خدا غرور

ترجمہ، اور ہر ایک اُمت کی طرف سے پیغمبر بھیجا گیا۔ جب ان کا پیغمبر آتا ہے تو اُن میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا ﴿٤٧﴾

سورۃ یونس

وتکبّر کو ناپسند کرتا ہے اور اگر وہ کسی کو اس کی اجازت دیتا تو بیشک اپنے مخصوص پیغمبروں کو اجازت دیتا۔ لیکن خدا نے ان کے لئے تواضع وانکساری کو پسند فرمایا، اسی لئے خدا نے اُن پیغمبروں کے لئے بھوک کو اختیار کیا تھا اور سختی کے ذریعہ سے اُن کو آزمایا تھا، ان کا خوف کے ذریعہ سے امتحان لیا تھا اوران کو مکروہات میں مبتلا کیا تھا۔ بیشک وہ اپنے سرکش بندوں کا امتحان اپنے دوستوں کے ذریعہ سے لیتا ہے جو اُن کی نظروں میں ضعیف وکمزور معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے موسٰیؑ اپنے بھائی ہارونؑ کے ساتھ فرعون کے پاس گئے تو وہ بالوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں عصا لئے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے فرعون کو ایمان کی دعوت دی تو اس نے ان کے کپڑے کا مذاق اڑا کر کہا کہ یہ خود ذلّت وخواری کی حالت میں ہیں اور کیوں نہ اللہ نے ان کو سونے کے خزانے دے دیے، کیونکہ فرعون کی نگاہ میں سیم وزر کا جمع کرنا بہتر معلوم ہوتا تھا اور اُونی کپڑے پہننے کو حقیر جانتا تھا۔ حالانکہ اگر خدا چاہتا تو اپنے پیغمبروں کو سونے کے خزانے عطا فرمادیتا اور ان کے لئے معاون اور باغات اور مرغان آسمان اور وحشیان زمین کو جمع کرے تو بیشک کر سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو امتحان ساقط ہو جاتا اور جزا باطل ہو جاتی، اور حشر و نشر اور عذاب و ثواب کی خبریں بے فائدہ ہوتیں۔ پھر یقیناً اُن پیغمبروں کا کوئی قول قبول کرنے والون پر واجب نہ قرار پاتا اور نہ ابتلا وامتحان میں قبول حق کرنے والوں کے لئے کوئی اجر واجب ہوتا۔ پھر مومنین اور نیکوکار ثواب کے مستحق نہ ہوتے اور مومن و کافر قلبی اور صالح و فاسق واقعی معلوم نہ ہوتے۔ لیکن حق تعالےٰ نے پیغمبروںؑ کو ان کی قوم میں صاحبان قوت بنایا ہے لیکن بظاہر وہ کمزور معلوم ہوتے ہیں اُس قناعت واستغنا کے سبب سے جو دلوں اور آنکھوں پر چھا جاتی ہے۔ اگر پیغمبران خدا بظاہر طاقتور مبعوث کئے جاتے جس سے کوئی شخص ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکتا اور اس طاقت کے ساتھ بھیجے جاتے جس کے باعث کوئی ان پر ظلم نہ کر سکتا اور اس بادشاہی کے ساتھ آتے جس کی طرف

ترجمہ، اور ہم نے تم سے پہلے لوگوں میں بھی پیغمبر بھیجے تھے (۱۰) اور اُن کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا تھا مگر وہ اُس کے ساتھ استہزاء کرتے تھے (۱۱)

لوگوں کی گردنیں کھنچی ہوئی ہوتیں اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے لوگ اطراف عالم سے بخوشی آتے تو یقیناً پیغمبروں کے اعتبار میں لوگوں کو آسانی ہوتی اور تکبّر و غرور اُن سے بہت دُور ہو جاتا، تو بیشک لوگ ان کی قوّت کے خوف سے ایمان لاتے یا پیغمبر کی بادشاہی اور ثروت کو دیکھ کر لالچ کے سبب سے ایمان لاتے اس صورت میں نیتوں میں تمیز نہ ہوسکتی کہ کون خدا پر ایمان لایا ہے اور کون دُنیا کے لئے، کس نے آخرت کے لئے اعمال خیر کئے اور کس نے دُنیا کے لئے۔ اور مومن و منافق پہچانے نہیں جا سکتے تھے۔ لیکن خداوند عالم نے چاہا کہ اس کے رسُولوں کی متابعت کرنا اور اس کی نئی کتابوں کی تصدیق کرنا اور اس کی ذات اقدس کے نزدیک خشوع اور امیروں کے لئے ذلیل ہونا اور اس کے لئے فرمانبرداری کرنا ایسے چند امور ہوں جو اس سے مخصوص ہوں جس میں دوسروں کا شائبہ نہ ہو۔ ہر چند امتحان وابتلا عظیم تر ہوں، لیکن ثواب و جزا بھی بہت زیادہ ہو۔

ترجمہ، بھلا اس دن کا کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے احوال بتائے والے کو بلائیں گے اور تم کو ان لوگوں کا حال (بتانے کو) گواہ طلب کریں گے ﴿۴۱﴾

اُولوالعزم کے معنی، اُولوالعزم انبیاء اور اُن کی تعداد

حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰ، حضرت عیسٰیؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولوالعزم پیغمبر تھے، اُولوالعزم کے معنی یہ ہے کہ وہ پیغمبر جن کو اللہ نے زمین پر مشرق سے مغرب تک تمام جن وانس پر مبعوث کیا تھا اور وہ صاحب شریعت تھے، جیسا کہ حضرت نوحؑ، حضرت آدمؑ کی شریعت سے الگ ایک کتاب و شریعت کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کے بعد جتنے بھی پیغمبر مبعوث ہوئے وہ سب ان ہی کی کتاب اور شریعت کے تابع رہے، اور جب حضرت ابراہیمؑ، حضرت نوحؑ کی کتاب کے علاوہ صحیفے ساتھ لائے تو حضرت نوحؑ کی شریعت منسوخ ہوگئی اور اس پر عمل کرنا صحیح نہ تھا، مگر وہ حضرت نوحؑ کی کتاب و شریعت کے منکر نہ تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں یا ان کے بعد جتنے بھی پیغمبر آئے سب کے سب انکے طریقے اور ان ہی کے شریعت پر تھے اور ان ہی کی کتاب پر عمل کرتے تھے، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کا زمانہ آیا اور وہ توریت لائے اور صحف ابراہیمؑ کو ترک کردیا۔ اسی طرح ان کے زمانے میں یا ان کے بعد آنے والے پیغمبروں نے بھی ان کی شریعت کو قائم رکھا، جب تک حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے مبعوث نہیں کیا اور جب اللہ نے حضرت عیسٰیؑ کو مبعوث کیا اور وہ اپنے ساتھ نئی شریعت اور انجیل لائے تو حضرت موسیٰ کی شریعت منسوخ ہوگئی اور تمام پیغمبر جو ان کے زمانے میں تھے یا ان کے بعد آئے وہ سب کے سب حضرت عیسٰیؑ کی شریعت پر قائم رہے، یہاں تک کہ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، اور اپنے ساتھ اللہ کی مکمل شریعت اور مکمل کتاب

ترجمہ، ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا۔ اور اُن پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور لوہا پیدا کیا اس میں (اسلحۂ جنگ کے لحاظ سے) خطرہ بھی شدید ہے۔ اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں اور اس لئے کہ جو لوگ بن دیکھے خدا اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں خدا ان کو معلوم کرے۔ بے شک خدا قوی (اور) غالب ہے ﴿۲۵﴾ الحدید

قرآن مجید کی شکل میں اپنی امت کے لیے لیکر آئے تو پچھلے تمام پیغمبروں کی شریعت منسوخ ہو گئی۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں اور قیامت تک کوئی اور پیغمبر اللہ کی طرف سے نہیں آئے گا تو اب ان کی لائی ہوئی شریعت اور ان کی لائی ہوئی کتاب بھی قیامت تک قائم رہے گی۔ بس اب آپ کا حلال کیا ہوا حلال اور حرام کیا ہوا حرام تا روز قیامت تک رہے گا۔اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص بھی پیغمبری کا دعویٰ کرے یا قرآن کے بعد کوئی کتاب پیش کرے تو اس کا خون ہر اس شخص پر مباح ہے جو اس سے ان باتوں کو سنے۔

دوسری معتبر راویت یہ بھی ہے کہ اُولوالعزم ان کو کہتے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اُوصیاء اور حضرت مہدیؑ کی سیرت کے بارے میں عہد کیا، اور یہ اقرار بھی کیا کہ یہ سب خدا کے بر گزیدہ ہیں۔اور جب آدمؑ نے اپنی ذریّت میں سے ایک گروہ کو دیکھا کہ ان سے نور چمک رہا تھا تو پُوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں خدا نے فرمایا کہ یہ تمہارے فرزندوں میں سے پیغمبر ہیں، پھر پُوچھا کہ کتنے ہیں فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں تین سُوپندرہ مرسل ہیں، پھر پُوچھا کہ ان میں آخر والوں کا نور کس لئے زیادہ ہے فرمایا کہ وہ سب سے بہتر ہیں پھر پُوچھا کہ وہ کون ہے اور کیا نام ہے، فرمایا کہ وہ محمدؐ ہے جو میرا رسُول، امین و نجیب، ہمراز، بر گزیدہ، خالص دوست و محبّ ہے اور میری مخلوق میں سب سے زیادہ گرامی ہے، اور مجھے سب سے زیادہ محبوب، مجھ کو سب سے زیادہ پہچاننے والا، حلم و علم، ایمان و یقین، راستی و نیکی، عفت و عبادت، خشوع و پرہیز گاری، متابعت و فرمانبرداری میں سب سے بُلند تر ہیں۔اسی کے

ترجمہ، اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ﴿٤٥﴾ ہم نے ان کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا ﴿٤٦﴾ اور ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے ﴿٤٧﴾ اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے ﴿٤٨﴾ یہ نصیحت ہے اور پرہیز گاروں کے لئے تو عمدہ مقام ہے ﴿٤٩﴾ سورۃ ص

لئے اپنے حاملان عرش سے اور جوان سے زیادہ نیچے آسمان وزمین میں ہیں سب سے میں نے عہد لیا ہے کہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی پیغمبری کا اقرار کریں۔ اے آدمؑ تم بھی اس پر ایمان لاؤ تا کہ میرے نزدیک تمہاری فضیلت، قرب و منزلت اور نور و وقار زیادہ ہو۔ عرض کی کہ خدا اور اس کے رسُول محمدؐ پر ایمان لایا۔ ارشاد ہوا کہ کے آدمؑ فضیلت و کرامت تمہارے لئے میں نے واجب اور زیادہ کیا اے آدمؑ تم سب سے پہلے پیغمبر اور مرسل ہو اور تمہارا فرزند محمدؐ خاتم الانبیاء اور خاتم المرسلین ہے۔ یہ وہی ہے جس کے لئے زمین تیار کی گئی، اور یہ سب سے پہلے قیامت میں مبعوث ہوگا، یہ وہی ہے جس کو سب سے پہلے میرے فرشتے لباس جنّت پہنائیں گے اور سوار کر کے موقف قیامت کی طرف لائیں گے، یہ وہی ہے جو سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور اوّل انسان ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اسی کے لئے سب سے پہلے بہشت کے دروازے کھولے جائیں گے اور وہ پہلا شخص ہوگا جو بہشت میں داخل ہوگا۔ اے آدمؑ میں نے اس کے ساتھ تمہاری کینت قرار دی ہے اور تم ابو محمدؐ ہو۔ حضرت آدمؑ نے کہا حمد و ثنا سزاوار ہے اس خدا کے لئے جس نے میری ذریّت میں ایسے شخص کو پیدا کیا جسے ان فضائل کے ساتھ فضیلت دی اور جو مجھ پر بہشت کی طرف جانے میں سبقت کریگا اور میں اس پر حسد نہیں کرتا۔ بس اُولوالعزم صرف وہ انبیاءؑ ہوئے جنہوں نے اللہ، اس کے پیغمبروں اور ان کے اُوصیاء کا اقرار کرنے میں سبقت کی اور اپنی اُمتوں کی تکذیب پر صبر کرنے کا عزم کیا۔

ترجمہ، اے پروردگار، ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جوان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے ﴿۱۲۹﴾ سورۃ البقرۃ

نبی و رُسولؐ کے معنیٰ اور عصمت انبیاءؑ

راویت کے مطابق نبی وہ ہوتا ہے جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے لیکن ملک کی آواز کو بیداری میں سنتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند کا ذبح کرنا خواب میں دیکھا، مگر رسول وہ ہے جو خواب و بیداری دونوں حالتوں میں ملائکہ کو دیکھتے اور سنتے ہیں جیسے رسول خداؐ کے پاس حضرت جبرئیلؑ آتے تھے اور روبرو گفتگو کرتے تھے۔ اسی طرح اُوصیاء اور امام ملائکہ کو سنتے تو ہیں مگر ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

عصمت انبیاءؑ میں یہ بھی شامل ہے کہ ہر نبی کا کسی بھی طرح کے گناہان صغیرہ و کبیرہ سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لیے ان سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا، نہ ہی طفلی میں اور نہ بزرگی میں، نہ جان بوجھ کر اور نہ ہی کسی خطا کی وجہ سے، یہ ہر طرح کی غلطی و گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کا گناہ سے پاک ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بعثت کو لوگوں کی ہدایت کے لیے رکھا ہے اور لوگوں پر فرض کیا ہے کہ ان انبیاءؑ کی اطاعت کریں، اور جس کی اطاعت کی جاتی ہے اس ہادی کے لیے یہ جائز نہیں کہ خود کوئی ایسا فعل کرے جس کے لیے دوسروں کو روکے، اور جب کوئی شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرتا ہے یعنی لوگوں کو نیکیوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے، تو خود اس کے خلاف عمل نہیں کر سکتا، اور اگر وہ ایسا کرے تو اُس کی بات کا اثر لوگوں پر نہیں ہوتا۔ چونکہ انبیاءؑ کی اطاعت اللہ نے ایک عام انسان پر فرض کی ہے تو ہر انسان کو ان کی مکمل اطاعت کرنی پڑے گی۔ اب اگر یہ انبیاءؑ کوئی گناہ کرتے

ترجمہ، جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور جو گمراہ ہوتا ہے گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے ﴿۱۵﴾ سورۃ الاسراء

ہیں تو ایک عام انسان ان کی اطاعت کرتے ہوئے وہ گناہ کر سکتا ہے جو کہ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی ہوگی اور اس کی سزا بھی ہوگی، لیکن یہ انسان اللہ کی عدالت میں یہ کہہ کر بری ہو سکتا ہے کہ اس نے تو اللہ کے نمائندے کی پیروی کی اور اللہ نے ہی اس کو یہ حکم دیا تھا کہ اس کے پیغمبر کی پیروی کرے، اب یہ انسان اللہ کے حکم کو بجالاتے ہوئے انعام کا حقدار ہوگا، نہ کہ کسی سزا کا۔ بس اس لئے تمام انبیاؑء کا برائیوں سے پاک اور معصوم ہونا ضروری ہے ورنہ ان انبیاؑء کی بعثت اور ہدایت بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ بس اگر کوئی گروہ کسی خاص منصب یا امامت پر فائز کیا جائے تو اس کے لیے بعض صفائر بلکہ مکروہات سے بھی پرہیز کرنا پڑتا ہے، چہ جائیکہ کوئی ایسا فعل کرے جو کہ گناہان کبیرہ و صغیرہ، مثلاً جھوٹ، وعدہ خلافی، زنا اور قتل وغیرہ میں سے ہو۔ اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اکثر و بیشتر لوگ ان کی اقتدا کرنے اور اُن کے مواعظ کے سُننے کی طرف رغبت نہیں کریں گے۔ بس تمام انبیاؑء کو اللہ نے کسی خاص مقصد اور انسان کی ہدایت کے لیے اس دنیا میں بھیجا۔ اب اگر یہ انبیاؑء معصوم نہ ہوتے تو ان کی بعثت کا مقصد ختم ہو جاتا اور لوگ ان سے ہدایت حاصل نہ کرتے۔ اللہ کے تمام نمائندے جو کہ انبیاؑء و اُوصیا و آئمہ کی شکل میں انسان کی ہدایت کے لیے آئے وہ سب کے سب معصوم ہیں اور ہر طرح کے گناہ و مکروہات سے بھی پاک ہیں۔ یہ لوگ ایک عام انسان سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور اللہ کے خاصو خاص بندے ہیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ خدا نے شیطان سے فرمایا جب اُس نے کہا کہ تیری عزّت کی قسم سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے، تو اگر کوئی پیغمبر معصیت کرے تو شیطان کے گمراہ کردہ لوگوں میں سے ہوگا اور مخلص بندوں میں سے نہ ہوگا، اس پر اجماع ہے کہ پیغمبرؐ خدا کے مخلص بندے ہیں۔ ویسے بھی جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور ظالم بن جاتا ہے، تو اللہ نے قرآن

ترجمہ، (خدا نے) فرمایا کہ مجھ تک (پہنچنے کا) یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۴۱﴾ جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تجھے کچھ قدرت نہیں (کہ ان کو گناہ میں ڈال سکے) ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے ﴿۴۲﴾ سورۃ الحجر

میں کہاہے کہ یہ عہد امامت و پیغمبری ظالموں کو نہ پہنچے گا۔بس کسی بھی پیغمبر و امام کو گنا ہگار تصّور کرنا الٰہی قانون اور انسانی عقل کے خلاف ہے۔

انبیاؑء کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر عاقل، اور بعض پیغمبروں سے بعض عقل میں زیادہ ہوتے ہیں۔ان کے اجسام و قلوب کو طینت علیین سے خلق کیا اور مومنین کے دلوں کو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا، اور ان کے جسموں کو ایسی مٹی سے بنایا جو اس سے پست تر تھی۔ اللہ تعالی نے ہر پیغمبر کو اس کی عقل کے حساب سے درجات عطا کیے ہیں۔ جب تک خدا نے حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کی عقلوں کو آزمانہ لیا خلیفہ نہیں بنایا۔ سلیمانؑ کو تیرہ سال کی عمر میں خلیفہ بنایا، چالیس سال ان کی پیغمبری اور بادشاہی کا زمانہ تھا۔ اسی طرح ذوالقرنینؑ بارہ سال کی عمر میں بادشاہ ہوئے اور تیس برس بادشاہ رہے۔ اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ حضرت رسُولؐ نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاؑء سوتے ہیں اور آنکھیں خواب میں ہوتی ہیں مگر ہمارے قلوب نہیں ہوتے۔ اور جس طرح ہم سامنے سے دیکھتے ہیں اسی طرح پشت کی جانب سے بھی دیکھتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ تمام مخلوق میں افضل ہیں، آپؐ کو اس وقت رسولوں پر مبعوث کیا، قبل تمام انبیاء عالم کی ارواح سے جبکہ آپؐ کی خلق، خلقت خلائق سے دو ہزار سال قبل ہوئی۔ آپؐ نے ان لوگوں کو توحید الٰہی، اس کی اطاعت اور اس کے احکام کی متابعت کی دعوت دی اور وعدہ فرمایا کہ جب وہ لوگ اس پر عمل کریں گے تو ان کے لئے بہشت ہو گی اور وعید فرمائی کہ جو شخص مخالفت کرے گا یا انکار کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہو گی۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ جب لوگوں نے جناب رسولؐ خدا سے پوچھا کہ کس

ترجمہ، اور ہم نے تم سے پہلے (بہت سے) پیغمبر بھیجے۔ ان میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات تم سے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کئے۔ اور کسی پیغمبر کا مقدور نہ تھا کہ خدا کے حکم کے سوا کوئی نشانی لائے۔ پھر جب خدا کا حکم آپہنچا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اہل باطل نقصان میں پڑ گئے ﴿۷۸﴾ سورۃ مومن

سبب سے آپؐ کو سب پیغمبروں پر سبقت وفضیلت حاصل ہے جبکہ آپؐ سب کے بعد مبعوث ہوئے، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سبب سے کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اپنے ربّ کا اقرار کیا جب حق تعالی نے تمام پیغمبروں سے عہد وپیماں لیا پھر مجھ کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا اور کہا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو میں نے سب سے پہلے اقرار کرکے اقرار کرنے والوں پر سبقت کی۔

ترجمہ، اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو ان میں پورے اترے۔ خدا نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)۔ خدا نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا ﴿۱۲٤﴾ سورۃ البقرۃ

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤواجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally